بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی ـــ یوم پنجشنبہ

C/o Postmaster Battal

جلد ۳۰	۱۰- ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش	۱۶- رجب ۱۳۶۱ھ	۳۰- جولائی ۱۹۴۲ء	نمبر ۱۷۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸- ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ساڑھے پانچ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو ابھی تک پیچش کی شکایت ہے۔ ساتھ ہی حرارت کی تکلیف بھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں:۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سردرد اور اسہال کی تکلیف ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائی جائے:۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب اسسٹنٹ ریکروٹنگ آفیسر لاہور ایریا بھرتی کے سلسلہ میں شیخوپورہ تشریف لے گئے ہیں:۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو سوزش بول کی تکلیف ہے۔ احباب دُعائے صحت کریں:۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

گرانی ـــ سے ـــ پریشانی

آج کل کی عالمگیر اور مہیب جنگ کے دوران میں یہ تو امید نہیں کی جا سکتی کہ ضروریات زندگی اسی طرح آسانی کے ساتھ مل سکیں جس طرح جنگ سے قبل مل سکتی تھیں۔ اور اسی بھاؤ ملیں جس بھاؤ پہلے ملا کرتی تھیں۔ کیونکہ ضروریات جنگ میں بڑی کثرت سے ہر وہ چیز استعمال ہو رہی ہے۔ جو زمانہ امن میں لوگوں کے آرام و آسائش کے لئے یا زندگی بسر کرنے کے لئے استعمال ہوتی تھی۔ ان ایام میں جو دراصل دُنیا کے لئے دردناک عذاب کے دن ہیں۔ تکلیف سے ہی زندگی بسر کرنی پڑے گی۔ اپنی ضروریات کو کم کرنا پڑے گا۔ اور جہاں تک ممکن ہو۔ سادگی اختیار کرنی ہوگی۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے۔ کہ جو لوگ اس مصیبت کے وقت زندگی کے لئے ضروری اشیاء انتہائی گراں قیمت پر فروخت کر رہے ہیں اور اس طرح لوگوں کا مال ہی نہیں لوٹ رہے۔ بلکہ ان کا خون بھی چوس رہے ہیں ان کے خلاف آواز بلند نہ کی جائے اور حکومت کو ان کی نگرانی کی طرف توجہ نہ دلائی جائے:۔

گزشتہ سال پنجاب میں گندم کی قلت اس وقت محسوس ہوئی تھی۔ جب نئی فصل نکلنے میں دو تین ماہ باقی رہ گئے تھے۔ لیکن اب کے ابھی سے جبکہ نئی فصل نکلے تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے۔ گندم حاصل کرنے میں سخت دقت محسوس ہو رہی ہے۔ بہترین قسم کی گندم کی تھوک قیمت حکومت ہند نے لائلپور میں پانچ روپے فی من مقرر کی ہے اور حکومت پنجاب نے لائلپور کے معیار کے مطابق صوبہ کے مختلف ضلعوں کے مقامی حالات کے پیش نظر نرخ مقرر کر دیئے ہیں۔ اور ساتھ ہی اعلان بھی کر دیا ہے کہ اس سے زیادہ نرخ دوران سال میں کسی وقت مقرر نہیں کیا جائے گا۔ اور مقررہ نرخ سے زیادہ پر فروخت کرنا جُرم ہے۔ لیکن باوجود اس کے گندم کی قلت دُور نہیں ہوئی۔ اچھی گندم تو بازار میں آتی ہی نہیں۔ اور جو آتی ہے۔ اس کی ایسے مقامات میں جہاں کنٹرول کا کوئی انتظام نہیں۔ بہت زیادہ قیمت وصول کی جاتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ قلیل آمدنی رکھنے والے اور روزانہ مزدوری کر کے اپنا پیٹ پالنے والے لوگ ابھی سے گندم حاصل کرنے کے لئے بہت تکلیف اٹھا رہے ہیں۔ اور نہایت ناقص اور بہت گراں آٹا خریدنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اب کے زمینداروں نے بہت تھوڑا غلہ فروخت کیا ہے۔ اور باقی ذخیرہ رکھ چھوڑا ہے۔ تاکہ نرخ اور زیادہ گراں ہونے پر فروخت کریں۔ اسی طرح یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ ساہوکاروں نے بہت سا غلہ خرید کر رکھا ہوا ہے۔ وہ بھی اسی انتظار میں ہیں۔ کہ اور زیادہ گراں فروشی کے وقت نکالیں۔ حکومت کو اس بارے میں تحقیقات کر کے ایسا انتظام کرنا چاہیئے۔ کہ ہر جگہ مقررہ نرخ پر غلہ فروخت ہوتا رہے۔ تاکہ عام لوگ جو زیادہ تر تھوڑا تھوڑا غلہ خرید کر گزارہ کرنے کی استعداد رکھتے ہیں۔ پریشان نہ ہوں۔ اور تاجروں کو ظالمانہ رنگ میں ان کا خون چوسنے کا موقعہ نہ ملے:۔

اسی طرح دوسری ضروریات مثلاً کھانڈ مٹی کا تیل۔ صابن۔ کوئلہ۔ لکڑی وغیرہ ایسی چیزیں ہیں۔ جو نہایت ہی گراں نرخ پر فروخت ہو رہی ہیں۔ اور لوگ مجبوراً انہیں خرید رہے ہیں۔ کھانڈ کا سرکاری مقررہ نرخ پونے تین سیر ہے۔ لیکن جہاں کسی کو موقعہ ملتا ہے۔ دو سیر سے بھی کم دیتا ہے۔ مٹی کے تیل کا نرخ ۴ر بوتل مقرر ہوا ہے۔ لیکن کھلم کھلا سات آنے بوتل بک رہا ہے۔ یہی حال دوسری اشیاء کا ہے۔ خریدار ایک تو ضرورت مند ہوتا ہے دوسرے دوکاندار جب یہ کہتا ہے کہ اشیاء روزانہ گراں ہوتی جا رہی ہیں۔ اور بمشکل ملتی ہیں۔ تو مجبوراً خرید لیتا ہے۔ اور جو اتنی گراں قیمت ادا نہیں کر سکتا۔ وہ خود پریشانی میں مبتلا ہوتا اور دوسروں کو پریشان کرتا ہے:۔

اس مصیبت میں کسی قدر کمی اس طرح ہو سکتی ہے۔ کہ ہر دوکاندار کی خواہ وہ کسی قصبہ میں ہو۔ یا شہر میں۔ پوری پوری نگرانی کا انتظام کیا جائے۔ اور ہر دوکاندار کے لئے ضروری قرار دیا جائے۔ کہ فروختنی اشیاء کا نرخ نامہ مرتب کر کے دوکان میں آویزاں کرے اور ہر خریدار کو فروخت کردہ اشیاء کی وصول شدہ قیمت کی باقاعدہ رسید دے۔ اس بارے میں ڈپٹی کمشنر صاحب راولپنڈی کی مثال قابل تعریف ہے۔ جنہوں نے ایک طرف تو دوکانداروں کو حکم دیا ہے۔ کہ اپنی دوکان کی چیزوں کا نرخ لکھ کر دوکان میں لگائیں۔ اور خریداروں کو وصول کردہ قیمت کی باقاعدہ رسید دیں۔ اور دوسری طرف خریداروں کو متنبہ کیا ہے کہ اگر ان میں سے کوئی کنٹرول شدہ اشیاء کی مقررہ قیمت سے زیادہ کسی دوکاندار کو ادا کرے گا۔ تو مستوجب سزا ہوگا۔ دراصل کھاتے پیتے خریدار بھی نرخ بگاڑنے کا موجب بنتے ہیں وہ صرف یہ دیکھتے ہیں۔ کہ ان کی ضرورت پوری ہو جائے۔ خواہ خرچ زیادہ ہو۔ مگر یہ نہیں دیکھتے۔ کہ غرباء کے لئے کس قدر مشکلات پیدا کر دیتے ہیں۔ انسانی ہمدردی کا تقاضا تو یہ ہے۔ کہ امراء اپنی ضروریات کم کر کے غرباء کے لئے ہر ممکن سہولت پیدا کریں۔ اور مقررہ نرخ سے ایک پائی بھی زیادہ دینے کے لئے تیار نہ ہوں۔ لیکن چونکہ ایسا نہیں کیا جاتا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اس لئے ڈپٹی کمشنر صاحب راولپنڈی نے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ مقررہ نرخ سے زائد دے کر کوئی چیز خریدنے والا بھی مجرم سمجھا جائے گا۔ اور مستوجب سزا ہو گا۔ اگر دوکانداروں اور خریداروں کے متعلق اس قسم کا انتظام ہر جگہ کیا جائے۔ تو امید کی جاسکتی ہے کہ گرانی کی وجہ سے جو پریشانی روز بروز بڑھتی جارہی ہے۔ وہ دور ہو جائے گی ؛

جماعت احمدیہ کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ غلہ کی تکلیف سے بچانے کے لئے کہ ضروریات زندگی کے لحاظ سے یہی سب سے بڑی تکلیف ہے۔ گذشتہ سال سے ہی ہدایات دے رہے ہیں۔ جن اصحاب نے ان پر عمل کیا ہے۔ وہ انشاء اللہ اس پریشانی سے محفوظ رہیں گے جو گذشتہ سال اٹھانی پڑی تھی۔ غرباء کے لئے بھی حضور نے ان مہینوں کے لئے غلہ مہیا کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ جن میں غلہ کی کمیابی کا خطرہ ہے۔ اور خود مرکز میں رہنے والے غربا کے گھروں میں ابھی سے حضور اس ارشاد کے ساتھ غلہ بھجوا رہے ہیں۔ کہ یہ آئندہ دسمبر، جنوری، فروری، مارچ اور اپریل کے لئے ہے۔ اسے امانت کے طور پر اپنے پاس سال کے آخری مہینوں کے لئے محفوظ رکھیں۔ وہ احباب جو اپنی ضرورت کے لئے سال بھر کا غلہ خرید چکے ہیں۔ انہیں بھی چاہیئے کہ دوسری اجناس کے استعمال کرنے کی عادت ڈال کر آخری مہینوں کے لئے زیادہ سے زیادہ غلہ بچائیں۔ تاکہ اگر کوئی ضرورت پیش آجائے۔ تو اسی وقت وہ کام آسکے ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

گمراہی کا کمال رو بہ زوال نظر آتا ہے

”اگرچہ دین اسلام اپنے دلائل حقہ کے رُو سے قدیم سے غالب چلا آیا ہے۔ اور ابتدا سے اس کے مخالف رسوا اور ذلیل ہوتے چلے آئے ہیں۔ لیکن اس غلبہ کا مختلف فرقوں اور قوموں پر ظاہر ہونا ایک ایسے زمانہ کے آنے پر موقوف تھا۔ کہ باعث کھل جانے راہوں کے تمام دنیا کو ممالک متحدہ کی طرح بناتا ہو۔ خلاصہ یہ کہ اس زمانہ میں ہر ایک ذریعہ اشاعت دین کا اپنی وسعت تامہ کو پہونچ گیا ہے۔ اور گو دُنیا پر بہت سی تاریکی اور ظلمت چھا رہی ہے۔ مگر پھر بھی ضلالت کا دورہ اختتام پر پہونچا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اور گمراہی کا کمال رو بہ زوال نظر آتا ہے۔ کچھ خدا کی طرف سے ہی طبائع سلیمہ صراط مستقیم کی تلاش میں لگ گئی ہیں۔ اور نیک اور پاکیزہ فطرتیں طریقہ حقہ کے مناسب حال ہوتی جاتی ہیں۔ سو بلاشبہ معقول اور روحانی طور پر دین اسلام کے دلائل حقیت کا تمام دنیا میں پھیلنا ایسے ہی زمانہ پر موقوف تھا۔ پس خداوند تعالےٰ نے اس احقر عباد کو اس زمانہ میں پیدا کر کے اور صدہا نشان آسمانی اور خوارق غیبی اور معارف و حقائق مرحمت فرما کر اور صدہا دلائل عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے۔ کہ علوم تعلیمات حقہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج فرمائے۔ اور اپنی حجت ان پر پوری کرے۔ غرض خداوند کریم نے جو اسباب اور وسائل اشاعت دین کے اور دلائل اور براہین اتمام حجت کے محض اپنے فضل اور کرم سے اس عاجز کو عطا فرمائے ہیں۔ وہ امم سابقہ میں آج تک کسی کو عطا نہیں فرمائے۔ اور جو کچھ اس بارہ میں توفیقات غیبیہ اس عاجز کو دی گئی ہیں۔ وہ ان میں سے کسی کو نہیں دی گئیں۔ و ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

(براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸)

احمدیت کو غالب کرنے کیلئے دل مضبوط بنانے کا بہترین موقعہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ دنیا میں احمدیت کے غالب آنے کا ذکر کرتے ہوئے احمدی نوجوانوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں :-

”تم مت سمجھو کہ احمدیت کی فتح اسی طرح ہو گی۔ کہ ایک احمدی یہاں سے ہوا۔ اور ایک وہاں سے۔ یہ تو ویسی ہی جنگ ہے۔ جیسے بڑی جنگ سے پہلے ہراول دستوں سے چھوٹی چھوٹی جھڑپیں ہو جایا کرتی ہیں۔ ان معمولی ہراول دستوں کی جنگوں کو بڑی جنگ سمجھنا غلطی ہے۔ ایک دن ایسا ضرور آئے گا۔ جب احمدیت کو دوسرے تمام مذاہب کے ساتھ ڈٹ کر مقابلہ کرنا پڑے گا۔ تب دنیا کے مستقبل کا فیصلہ ہو گا۔ اور تب دنیا کو معلوم ہو گا۔ کہ کونسا مذہب اس کی نجات کے لئے ضروری ہے۔

میں یہ نہیں کہتا کہ یہ تلوار کی جنگ ہو گی۔ مگر میں یہ ضرور کہوں گا۔ کہ یہ مضبوط دلوں کی جنگ ہو گی۔ اور دلوں کی مضبوطی اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب تک انسان خطرات میں اپنے آپ کو ڈالنے کے لئے تیار نہ ہو جائیں۔“

اس وقت اپنے آپ کو خطرات میں ڈالنے کا سب سے بہترین موقعہ جنگ کے لئے بھرتی ہونا ہے۔ احمدی نوجوانوں کو اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر اپنے آپ کو حقیقی جنگ کے لئے تیار کرنا چاہیئے ؛

سونگھڑہ میں لجنہ اماء اللہ کا قیام ”الحمد للہ“ کہ مکرمی سید مبشر الدین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ نے ہم تمام عورتوں کو اکٹھا کر کے لجنہ اماء اللہ کے قیام کے فوائد بتاتے ہوئے ایک مؤثر تقریر کی۔ خدا کے فضل سے انکی تحریک کامیاب ہوئی۔ اور سونگھڑہ میں لجنہ اماء اللہ قائم ہو گئی۔ ہم تمام بہنیں احباب سے درخواست کرتی ہیں۔ کہ ہماری کامیابی کے لئے درد دل سے دُعا فرمائی جائے ؛ سیدہ ناصرہ خاتون احمدی سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سونگھڑہ

اخبار احمدیہ

تقرر قائمقام امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی میاں عبد الرشید صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کی مری سے واپسی تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مرزا بشیر احمد صاحب کو قائمقام امیر مقرر فرمایا ہے۔ ناظر اعلےٰ قادیان

تقرر عہدہ داران مال آئندہ کے لئے میاں محمد صادق صاحب کو میاں منور الدین صاحب کی جگہ سیکرٹری مال اور سیٹھ اللہ جوایا صاحب کو امین جماعت احمدیہ آگرہ مقرر کیا جاتا ہے۔ ناظر بیت المال

تقرر سیکرٹریان مال (۱) آئندہ کے لئے حکیم محمد حسین صاحب کو قاضی یوسف علی صاحب کی جگہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چوک پور ضلع سیالکوٹ (۲) اور چودھری غلام قادر صاحب کی جگہ محمد اسلم صاحب کو بطور سیکرٹری مال جماعت احمدیہ میاں پور ضلع ملتان مقرر کیا جاتا ہے (ناظر بیت المال)

تعزیت کی قراردادیں مرزا مبارک احمد صاحب ابن جناب مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے کی وفات پر مندرجہ ذیل جماعتوں اور مجالس نے تعزیت کی قراردادیں ارسال کی ہیں۔

(۱) جماعت احمدیہ حلقہ گنج لاہور (۲) مجلس خدام الاحمدیہ دار الشیوخ قادیان (۳) بورڈنگ مدرسہ احمدیہ قادیان

ایک تبلیغی ٹریکٹ مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ نے ایک ٹریکٹ بعنوان ”عالمگیر عذاب اور بچاؤ کا واحد ذریعہ“ شائع کیا ہے۔ خواہشمند اصحاب دو آنہ کے ٹکٹ بھیجکر حاصل کر سکتے ہیں۔ سید ہمایوں جاہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ

تصحیح گذشتہ پرچہ میں جناب ناظر صاحب امور عامہ کی طرف سے جو مضمون شائع ہوا ہے۔ اس کے پہلے کالم کے پہلے پیراگراف میں حق ولایت اور قومیت کی جگہ حق ولایت اور تولیت ہونا چاہیئے۔ قومیت کا مفہوم یہاں نہیں۔ تولیت کے معنی ہیں ولی بنانا اور ولایت کے معنی ہیں ولی ہونا۔ ۴۴

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات شیخ محمد نصیب صاحب مہاجر قادیان

بتوسط صیغہ تالیف وتصنیف۔ قادیان

(۲۹)

اپریل ۱۹۰۶ء میں چودھری اللہ داد صاحب ہیڈ کلرک دفتر میگزین تپ محرقہ سے بیمار ہوئے۔ اور آخر فوت ہو کر بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ اس وقت بہشتی مقبرہ میں صرف دو تین ہی قبریں تھیں۔ اُن دنوں میں بھی اسی مرض میں مبتلا ہو گیا۔ اور حالت نازک ہو گئی۔ حضرت اقدس کی خدمت میں دُعا کے لئے گھر والوں کو بھیجتا۔ جو دُعا کے لئے عرض کرتیں۔ جس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے۔ کہ ہم دُعا کریں گے اور ساتھ ہی فرماتے۔ کہ میری طرف سے مولوی صاحب سے جا کر کہو۔ کہ جا کر دیکھیں حضرت اقدس کے ارشاد پر مولوی صاحب اسی وقت تشریف لے آتے۔ اور دیکھ کر علاج کرتے رہے۔ ایک دفعہ فرمایا۔ گھبراؤ نہیں۔ اچھے ہو جاؤ گے۔ تمہارے گھبرانے سے حضرت اقدس کو تکلیف ہوتی ہے اور وہ مجھے اسی وقت بھیجتے ہیں۔

(۳۰)

ایک روز میرے کان میں آتشبازی کے گولوں کے چلنے کی آواز آئی (یہ گولے قادیان کے غیر احمدی آتشباز نے اپنی خوشی سے چلائے تھے۔ مرتب) دریافت کرنے پر معلوم ہُوا۔ کہ حضرت میاں محمود احمد صاحب کے گھر لڑکا پیدا ہُوا ہے۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے پوتا دیا ہے۔ حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طرف سے آپ کا یہ پہلا پوتا تھا۔ حضرت اقدس نے نصیر احمد نام رکھا۔ جب میں چھڑی کے سہارے کبھی کبھی وقت گھر سے نکلنے لگا۔ تو مجھے کسی نے بتایا۔ کہ حضرت میاں صاحب کی اہلیہ محترمہ بیمار ہیں۔ وہ نومولود کو دودھ نہیں پلا سکتیں۔ اور والدہ کا دودھ نہ ملنے کے باعث بچہ کو بڑی تکلیف ہے۔ میری بیوی کی گود میں اُن دنوں امتہ اللہ نام لڑکی تھی۔ میرے دل میں آیا۔ کہ اگر میری بیوی یہ قربانی کرے۔ کہ اپنی لڑکی کا کچھ دودھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے کو پلائے تو عجب نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دُعا سے ہمارا بیڑا پار ہو جائے۔ میں گھر پہونچا۔ سارا ماجرا بیوی کو کہہ سنایا۔ وہ شرح صدر سے میری بات مان گئی۔ اور میں اسی وقت گرتا پڑتا شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کے پاس پہونچا۔ اور انہیں سارا حال سنایا۔ سُنکر وہ بہت خوش ہُوئے۔ اور کاغذ کے ایک چھوٹے سے پرزہ پر حضرت مولوی صاحب کے نام رقعہ لکھ کر میرے حوالہ کیا۔ میں رقعہ لے کر حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ وہ رقعہ پڑھ کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا۔ کہ حضرت صاحب تو اس وجہ سے بڑی تکلیف میں ہیں۔ مگر یہ سارا معاملہ تمہاری بیوی کی مرضی پر منحصر ہے۔ کیا وہ بھی راضی ہے۔ میں نے عرض کیا۔ وہ بالکل راضی ہے۔ حضرت مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں یہ بات لکھی۔ اور حضور نے فرمایا۔ انہیں جلد ہمارے ہاں بھیجدیں۔ حضرت مولوی صاحب نے مجھے حضرت اقدس کے ارشاد سے اطلاع دی۔ میں خدا کا شکر بجا لاتا ہُوا گھر پہونچا۔ بیوی کو جانے کے لئے کہا۔ ادھر حضرت اقدس نے ہمارے لئے مکان کا انتظام کیا۔ یعنی ہمارے لئے مسجد مبارک کی چھت والا شمالی چوبارہ جس میں حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد ان کی اہلیہ صاحبہ رہتی تھیں۔ ہمارے لئے خالی کرا دیا۔ مولوی عبد الکریم صاحب کی اہلیہ صاحبہ کو فرمایا۔ کہ آپ نیچے آ جائیں۔ چنانچہ ہم وہاں جا ٹھہرے حضرت اقدس چونکہ خود بھی اعلےٰ درجہ کے طبیب تھے۔ اور یہ بات ورثہ میں والد صاحب کی طرف سے بھی حاصل تھی۔ اس لئے دو بچوں کو دودھ پلانے کو ملحوظ رکھتے ہُوئے دودھ منگوا کر برتن بھروا دیئے۔ اور آئندہ کے لئے بھی ایسا ہی انتظام کر دیا۔ بلکہ ہمارے ناشتے اور کھانے کا بھی پُر تکلف بندوبست فرما دیا۔ کیونکہ ہمیں اپنے گھر جانے کی اجازت نہ تھی۔ ہم وہاں رہتے۔ اور عزیز نصیر احمد کو ایک انتظام کے ماتحت کچھ کچھ وقفہ سے دودھ پلایا جاتا۔ کچھ عرصہ ہم اس جگہ رہے اس کے بعد ہمیں وہ کمرہ دیا گیا۔ جس میں سے گزر کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نماز ظہر و عصر کے لئے مسجد مبارک میں تشریف لایا کرتے تھے۔ اور جس کی اب کھڑکی بند ہے مگر آگے پردہ لٹک رہا ہے

(۳۱)

کچھ دنوں بعد حضرت اقدس نے چاہا۔ کہ والدہ صاحبہ نصیر احمد کا علاج کرایا جائے اور ضرورت ہو۔ تو اپریشن کیا جائے۔ ان کے والد ماجد حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ عنہ اسسٹنٹ سرجن اُن دنوں رُڑکی میں متعین تھے۔ ایک تو وہ جگہ دُور تھی دوسرے وہاں وہ اکیلے تھے۔ لاہور میں ان دنوں میو ہاسپٹل میں حضرت میاں صاحب کے ماموں ڈاکٹر سید میر محمد اسمٰعیل صاحب ہوس سرجن تھے۔ دوسرے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ تیسرے ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب بھی موجود تھے۔ پس ایک تو جگہ قریب دوم تین ڈاکٹر۔ حضرت اقدس نے والدہ نصیر احمد کو لاہور بھیجنا پسند فرمایا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی معیت میں حضرت اقدس نے ہم سب کو لاہور بھیجا۔ اور میاں کرم داد صاحب مرحوم کو بھی خدمت کیلئے ساتھ جانیکا حکم دیا۔ جب یہ مختصر سا قافلہ بڑی سڑک پر جو قادیان سے میل ڈیڑھ میل دُور ہے۔ پہونچا۔ تو میاں کرم داد صاحب خادم حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک بڑا سانپ مارا۔ لاہور جا کر ہم میو ہسپتال میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کے ہاں ٹھہرے اس جگہ ہر سہ ڈاکٹروں کے باہمی مشورہ سے اپریشن ہُوا۔ خواجہ کمال الدین صاحب کی بھی ہسپتال میں آمد و رفت رہتی۔ اس کے بعد ان سب نے تجویز کی۔ کہ چونکہ ہر دو بچے دودھ سے سیر نہیں ہوتے۔ بہتر ہے۔ کہ کوئی ایسی ملازمہ رکھ لی جائے جس کا اپنا بچہ نہ ہو اور وہ صرف عزیز نصیر احمد کو دودھ پلائے اور اس کی نگرانی ہو سکے۔ یہ بات پختہ کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں قادیان لکھ کر اجازت مانگی گئی۔ حضور علیہ السلام نے ایک کارڈ پر جو اُن دنوں ایک پیسہ کو آتا تھا جواب دیا۔ کہ ایسا ہرگز نہ کرو۔ محمد نصیب کی بیوی جیسی نیک بخت اور ہمدردی سے دودھ پلانے والی کوئی عورت تمہیں نہیں ملے گی۔ جس وقت یہ کارڈ آیا۔ اُس وقت میں حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے کوارٹر کے باہر بیٹھا تھا۔ اندر سب لوگ جمع تھے۔ اس وقت مجلس میں حضرت اقدس کا حکم پڑھ کر سنایا گیا۔ جس پر سب خاموش ہو گئے جب سب لوگ باہر تشریف لائے۔ تو خواجہ کمال الدین صاحب نے میری پیٹھ پر تھپکی دے کر کہا۔ کہ "واہ او شینی! جیت گیا ایں" (واہ شینی تم جیت گئے ہو) میں حیران ہُوا۔ کہ یہ کیا بات ہے آخر وہ کارڈ مجھے دیا گیا۔ تب حقیقت معلوم ہُوئی۔ اس کے بعد کچھ عرصہ ہم لاہور رہے۔ جب اپریشن کامیاب ہو گیا۔ اور زخم اچھے ہو گئے تو ہم سب قادیان واپس آ گئے۔

(۳۲)

واپس آنے کے کچھ مدت بعد میری بیوی کو ہلکا سا بخار ہونے لگا۔ اور روزانہ حرارت رہتی۔ اس نے حضرت اقدس سے ذکر کیا۔ اور بعض نے بھی سُنا بعض نے گمان کیا کہ شاید یہ دودھ پلانا نہیں چاہتی مگر حضرت اقدس نے ایسا گمان نہ کیا۔ آخر ایک دن حضور علیہ السلام نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے فرمایا۔ کہ میاں! تھرمامیٹر لگا کر دیکھو۔ بخار ہے یا نہیں؟ حضرت میاں صاحب نیچے گئے اور تھرمامیٹر لائے۔ لگا کر دیکھا۔ تو بخار تھا۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ دیکھو۔ خواہ مخواہ اپنے آپ کو کوئی بیمار کہہ سکتا ہے؟ اس پر حضرت اقدس نے دودھ چھڑوا دیا۔ اور میری اہلیہ کا علاج حضور نے خود شروع کیا۔ سات آٹھ روز تک روزانہ صبح کے وقت خلو معدہ بقدر بیر ایک گولی ایک گلاس عرق کے ساتھ اپنے سامنے کھلاتے۔ جس سے بخار بالکل جاتا رہا چند روز بعد ہم نے اپنے اپنے گھر واپس جانے کی اجازت مانگی۔ مگر حضور نے ازراہ شفقت و ہمدردی ہمیں واپس گھر نہ جانے دیا۔ اور وہیں رہنے کا حکم دیا۔ چند روز کے بعد صاحبزادہ نصیر احمد معہ اپنی والدہ محترمہ کسی تقریب پر لاہور اپنے ننہال گئے۔ اور وہیں بیمار ہو کر فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

(۳۳)

جن دنوں ہم اس کمرہ میں رہتے تھے جس کی کھڑکی مسجد مبارک میں کھلتی ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اور حضرت اقدس اسی کمرہ سے گزر کر نماز ظہر و عصر کے لئے موسم گرما میں مسجد میں تشریف لایا کرتے تھے۔ ایک روز حضرت اقدس نے میری بیوی سے دریافت فرمایا کہ تمہارے میاں کی کیا تنخواہ ہے۔ اس نے جواب دیا۔ بارہ روپیہ۔ اس پر حضور علیہ السلام سخت حیران ہوئے۔ اور فرمایا میں تو سمجھتا تھا پچیس روپے ہوں گے۔ بڑی تنگی سے گزارہ ہوتا ہوگا۔ الغرض حضور کے دل پر اس کا بڑا اثر ہوا۔ جب نماز کے لئے حضرت اقدس کے جانے کا وقت ہوتا تو میری بیوی اندرون خانہ حضرت اقدس چلی جاتی۔ ایک روز کا ذکر ہے۔ کہ اس کی عدم موجودگی میں جب حضور اس کمرہ سے گزرے۔ تو ململ کے سفید ٹکڑے میں پچیس روپے بندھے ہوئے چارپائی پر رکھ گئے جب حضرت اقدس نماز سے فارغ ہو کر اندرون خانہ تشریف لے گئے۔ اور میری بیوی اپنے کمرہ میں آئی۔ تو وہ دیکھ کر سخت حیران ہوئی جب میں گیا تو مجھ سے پوچھا کہ روپے آپ نے رکھے ہیں میں نے کہا نہیں۔ ہم دونوں حیران تھے کہ یہ کیا ماجرا ہے پھر خیال کیا کہ اس کمرہ میں سے حضرت اقدس کے سوا اور کوئی نہیں گزرتا۔ حضور ہی سے دریافت کرنا چاہیئے۔ چنانچہ اگلے روز جب حضور کا نماز ظہر کے لئے تشریف لانے کا وقت ہوا۔ تو میری بیوی کمرہ میں ایک جانب بیٹھی رہی۔ جب حضور تشریف لائے۔ تو اس نے عرض کیا حضور یہ روپوں کی پوٹلی آپ نے رکھی تھی۔ فرمایا ہاں۔ عرض کیا کس واسطے؟ فرمایا اس روز تم نے بتایا تھا کہ تنخواہ بارہ روپیہ ہے۔ میں نے سمجھا کہ بڑی تکلیف سے گزارہ ہوتا ہوگا۔ اس لئے روپے رکھ گیا کہ خرچ کر لو۔ میری بیوی نے عرض کیا حضرت ہمیں کوئی تکلیف نہیں آپ واپس لے لیں۔ فرمایا تم رکھ لو۔ اس پر وہ خاموش ہو گئی۔ اور روپے رکھ لئے۔ اس نے سارا حال مجھے بتایا میں نے کہا۔ کہ یہ بن مانگے اللہ تعالےٰ نے حضرت اقدس سے تبرک دلوایا ہے۔ تم اس کا زیور بنوا لو۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔

(۳۴)

بدر سے دفتر صدر انجمن میں اپنی ملازمت تبدیل کرالی۔ اور حضرت اقدس کی توجہ اور خدا کے فضل و کرم سے جلد ہی میری تنخواہ پچیس روپے اور پھر اس سے بھی بہت زیادہ ہوگئی۔ اور میں صدر انجمن کے جملہ کلرکوں سے سینئر ہوگیا۔ اور میری بیوی کے زیور میں بھی خدا نے بہت برکت ڈالی۔

(۳۵)

ایک وقت تھا کہ میں ان سکھ ترکھانوں کے مکان میں کرایہ پر رہتا تھا۔ جو مرزا نظام الدین صاحب کے مکان کے پاس ہی رہتے۔ کسی بات پر مالکہ مکان نے میرے ساتھ جھگڑا کیا۔ اور مجھے مکان خالی کرنے کو کہا۔ میں نے کہا چونکہ اشٹام معاہدہ لکھا ہوا ہے۔ اور میں باقاعدہ کرایہ ادا کر رہا ہوں۔ اس لئے میں مکان خالی نہیں کرتا۔ مگر اس نے اس معاملہ میں مرزا نظام الدین صاحب سے امداد لینا چاہی۔ اور وہ بار بار خیردین المعروف خیرو چوکیدار کو بھیج کر مجھے بلواتے۔ کبھی میں اس کے ساتھ چلا جاتا تھا اور کبھی نہ جاتا۔ بہرحال وہ مجھے ڈرا دھمکا کر کہ فساد ہو جائے گا۔ مکان خالی کرانا چاہتے تھے۔ مگر میں خالی نہیں کرتا تھا۔ اس پر مرزا صاحب نے شیخ یعقوب علی صاحب سے امداد چاہی۔ شیخ صاحب نے مجھے کہا بہتر ہے مکان خالی کردو۔ ان دنوں میرے گھر میں لڑکی پیدا ہوئی تھی۔ اور میرے لئے مکان تبدیل کرنا مشکل تھا۔ میں نے اس کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کیا۔ حضرت مولوی صاحب نے شیخ یعقوب علی صاحب کو لکھا کہ آپ اسے پہلے کوئی مکان لے دیں۔ پھر موجودہ مکان خالی کرائیں۔ حضرت مولوی صاحب کی ناراضگی کے ڈر سے شیخ صاحب خاموش ہو گئے۔ مگر مرزا نظام الدین صاحب نے تقاضا جاری رکھا۔ آخر ایک روز میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں سارے حالات لکھ کر بھیج دیئے۔ حضور علیہ السلام نے لکھا کہ مجھے پڑھ کر سخت رنج ہوا ہے۔ اگر میرے پاس کوئی مکان خالی ہوتا تو آپ کو ضرور دے دیتا۔ آئندہ خیال رکھوں گا۔ لیکن فی الحال آپ آج

وقت شیخ یعقوب علی صاحب بھی موجود ہوں۔ تو مجھے یاد کرانا۔ ان دنوں مسجد مبارک کی توسیع ہو رہی تھی۔ اور نمازیں اس مکان میں پڑھی جاتی تھیں۔ جہاں اب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رہتے ہیں۔ جب میں ظہر کی نماز کے لئے گیا۔ تو معاً وہاں حضور بھی تشریف لے آئے۔ میں نے حضور سے ابھی کچھ نہ کہا تھا کہ مجھے دیکھ کر خود ہی فرمایا۔ مرزا نظام الدین صاحب کے ہاں سے ایک عورت آئی تھی۔ میں نے اس کی معرفت پیغام بھیج دیا ہے۔ اب آپکو تکلیف نہ ہوگی۔ چنانچہ بعد میں مجھے اس بارہ میں کسی نے کچھ نہ کہا۔ اور مدت تک وہاں رہا۔ جب صدر انجمن نے مجھے رہائش کے لئے کوارٹر دیا۔ تب میں نے وہ مکان خالی کیا۔ اور عجیب بات ہے کہ جب میں نے از خود وہ مکان خالی کیا۔ تو مالکہ مکان ہمیں جانے نہ دیتی تھی۔ اور زار زار روتی تھی۔ کہ تم لوگ کیوں جاتے ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنے ایک ادنےٰ خادم سے یہ مروت و مہربانی تھی۔ حالانکہ مرزا نظام الدین صاحب کے ساتھ کسی قسم کی بول چال نہ تھی۔ اور نہ ہی آنا جانا تھا۔ مگر باوجود اس کے میری تکلیف کی وجہ سے حضور نے انہیں پیغام بھیجنا گوارا فرمالیا۔

(۳۶)

ایک دفعہ مجھے ضرورت پڑی۔ تو میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں لکھا۔ کہ مجھے دس روپے قرض کے طور پر عنائت فرمائیں۔ میں دو دفعہ کر کے واپس کر دوں گا۔ حضور نے بھیج دیئے۔ جب میں نے پہلی قسط پانچ روپے روانہ خدمت کی۔ تو مجھے ایک چھوٹے سے پرزہ کاغذ پر رسید دی۔

(۳۷)

مارچ ۱۹۰۸ء میں شیخ غلام احمد صاحب جو میرے پھوپھی زاد بھائی تھے اور بہنوئی بھی حضرت اقدس کے وصال سے دو ماہ قبل فوت ہو گئے۔ میں نے ماتم پرسی کے لئے جانے کی اجازت چاہی حضور نے اجازت دے دی۔ اور یہ بھی لکھا کہ میں تم سے بہت خوش ہوں تمہارے جیسا حساب کتاب میں صاف آدمی میں نے کم دیکھا ہے۔ مجھے یہ پڑھ

کر سخت شرم محسوس ہوئی۔ کہ میں اس قابل کہاں۔ مگر پھر اس وجہ سے خوشی بھی ہوئی کہ یہ لوگ نہ تو غلط کہتے ہیں۔ اور نہ ہی کسی کو خوش کرنے کے لئے۔ اگر اس وقت میری حالت ایسی نہیں تو کل کو خدا تعالےٰ ضرور مجھے ایسا بنا دے گا۔ چنانچہ اس معاملہ میں مجھ پر اللہ تعالےٰ کا خاص فضل رہا۔ جو حضور کی محض توجہ اور دعا سے ایسا ہوا۔

(۳۸)

ایک دفعہ ہمیں کستوری کی ضرورت پڑی قادیان میں ان دنوں ملنی محال تھی۔ اور خریدنی بھی ہمارے لئے مشکل تھی۔ حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کیا۔ حضور علیہ السلام نے ضرورت سے زیادہ عطا فرمادی۔

(۳۹)

ایک دفعہ عرض کیا حضور کوئی مستعمل قمیص عنائت فرمائیں پاس رکھنا چاہتا ہوں حضور نے فلالین کی ایک قمیص عطا فرمادی۔

(۴۰)

۱۹۰۷ء میں خاکسار اخبار بدر میں کام کرتا تھا۔ ان دنوں حقیقۃ الوحی طبع ہوئی۔ میں نے ایک جلد کے لئے عرض کیا۔ حضور نے وہ بھی مرحمت فرمادی۔

فوج میں بھرتی ہونیوالے احمدیوں کے لئے ایک ضروری اعلان

جو دوست فوج میں بھرتی ہو رہے ہیں۔ ان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ اگر وہ ایسی جگہ پر مقیم ہوں۔ جہاں باقاعدہ جماعت قائم ہو۔ تو وہ اپنا چندہ اس جماعت کے ساتھ ارسال کرنے کی سعی کریں۔ اور اگر کسی وجہ سے وہ اپنا چندہ جماعت کے ساتھ ارسال نہ کرسکیں۔ تو مرکز میں اطلاع دیکر براہ راست بھیجنے کی منظوری حاصل کر لیا کریں۔ اگر براہ راست بھیجنے میں بھی کوئی روک ہو۔ تو ان کو چاہیئے کہ وہ اپنے والدین کے ذریعہ چندہ مرکز میں ارسال کرنے کا مناسب انتظام کریں۔

جماعتوں کے عہدہ داران کو بھی اس امر کی پوری نگرانی کرنی چاہیئے۔ کہ ان کی جماعت کے جو دوست فوج میں ملازم ہیں۔ وہ ان کے والدین کے ذریعہ ماہوار چندہ کی وصولی کرتے رہیں

(ناظر بیت المال)

اخبار "اہلحدیث" اور "پیغام صلح" کے ایک مشترکہ اعتراض کا جواب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

الکفر ملۃ واحدہ کا نظارہ

صداقت کے مقابلہ میں گمراہی و ضلالت کی تمام طاقتیں ہمیشہ اکٹھی ہوتی رہی ہیں ۔ اور آجتک ایک مثال بھی ایسی نظر نہیں آسکتی ۔ کہ خدا تعالےٰ کا کوئی نبی اور مامور اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہدایت کا پیغام لے کر کھڑا ہوا ہو ۔ اور دنیا کی تمام مخالف طاقتیں اس کو کچلنے کے لئے متحد نہ ہو گئی ہوں ۔ درحقیقت صداقت ایک نور ہوتا ہے ۔ جو آسمان سے نازل ہوتا ہے ۔ اور چونکہ نور اور ظلمت دو متضاد چیزیں ہیں اس لئے جب نورانی طاقتوں کا ظہور ہونے لگتا ہے ۔ تو ظلماتی قوتوں کے مظاہر اس نور کو بجھانے کے لئے یکجہتی کے ساتھ کھڑے ہو جاتے ہیں ۔ ان میں خود بھی ہزاروں اختلاف ہوتے ہیں ۔ مگر اس نقطہ مرکزی پہ وہ سب یکجا ہوتے ہیں ۔ کہ ہم نے نور کو مٹانا اور اسے پھیلنے سے روکنا ہے ۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کذالک قال الذین من قبلھم مثل قولھم تشابھت قلوبھم کہ آج دشمنان دین جو کچھ کہہ رہے ہیں یہ کوئی انوکھی بات نہیں ۔ پہلے انبیاء کے مخالفین بھی ایسی ہی باتیں کیا کرتے تھے یہ الکفر ملۃ واحدۃ کا نظارہ ہر نبی کے زمانہ میں نظر آسکتا ہے ۔ موجودہ زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے جس نبی کو اصلاح خلق کے لئے مبعوث فرمایا ۔ اس کے مقابلہ میں بھی ہمیشہ یہی نظارہ نظر آیا ۔ یہودی عیسائیوں کے دشمن ہیں ۔ اور عیسائی یہودیوں کے ۔ ہندو مسلمانوں کے دشمن ہیں ۔ اور مسلمان ہندوؤں کے ۔ اور پھر ان مذاہب کے مختلف فرقے متعدد اور اہم امور میں آپس میں اختلاف رکھتے ہیں ۔ مگر جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام منصب نبوت پر فائز ہوئے ۔ تو یہودی کیا اور عیسائی کیا ۔ اور مسلمان کیا سب آپ کے خلاف متحد ہو گئے ۔ مگر آخر ہوا کیا ۔ خدا تعالےٰ کا نور لوگوں کے مونہہ کی پھونکوں سے نہ بجھ سکا ۔ کیونکہ یہ خدا تعالےٰ کی روشن کی ہوئی مشعل المصباح فی زجاجۃ ۔ الزجاجۃ کانھا کوکب دری کی مصداق تھی ۔ مٹی کے دیئے بجھ سکتے ہیں ۔ بجلی کے بلب ٹوٹ پھوٹ سکتے ہیں مگر صداقت کا دیا کس طرح بجھ سکتا ہے ۔ انسانی ہاتھ اسے چھو نہیں سکتے ۔ شیطانی قوتیں اس پر قادر نہیں ہو سکتیں ۔ بہر حال یہ ایک نظارہ ہے جو صداقت کے مقابلہ میں ہمیشہ رونما ہوتا رہا اور جس کی مثالیں آج بھی نظر آسکتی ہیں ۔

مولوی ثناء اللہ صاحب اور غیر مبایعین کا اتحاد

دنیا جانتی ہے کہ مولوی ثناء اللہ احمدیت کے شدید دشمن ہیں ۔ اور غیر مبایعین اپنے آپکو احمدی قرار دیتے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کا ادعا کرتے ہیں ۔ مگر باوجود اس بُعد اور تباین کے جو دونوں میں پایا جاتا ہے ۔ کہ ایک فریق احمدیت کا شدید دشمن ہے اور دوسرا فریق اپنے آپ کو احمدی قرار دیتا ہے ۔ پھر بھی خلافت ثانیہ کے مقابلہ میں دونو متحد ہو جاتے ہیں ۔ اور تشابھت قلوبھم کے تحت جو اعتراض ایک کی زبان قلم سے نکلتا ہے وہی اعتراض دوسرے کی زبان قلم سے بھی نکل جاتا ہے ۔ خیالات کا یہ اتحاد اور صداقت کی مخالفت میں یکجہتی درحقیقت اسی اصل کے مطابق ہے ۔ جو ہمیشہ سے دنیا میں جاری ہے کہ جب کبھی نور کا ظہور ہوگا ۔ ظلمت کے مظاہر اس کا مقابلہ کرنا شروع کر دیں گے ۔ اور خواہ آپس میں وہ کسقدر اختلاف رکھتے ہوں گے صداقت کی مخالفت میں متحد ہو جائینگے جو اس بات کا ثبوت ہوگا کہ تشابھت قلوبھم ان کے دل ایک دوسرے سے وابستہ و پیوستہ ہیں ۔ بظاہر وہ دو نظر آتے ہیں ۔ مگر درحقیقت صداقت کی مخالفت میں یک جان و دو قالب کے مصداق ہیں ۔

گذشتہ پرچہ میں بتایا جا چکا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے جب دیکھا کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ نے لیبیا کی جنگ کے متعلق جس رویاء کا ذکر اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا ہے ۔ وہ حرف بحرف پورا ہو چکا ہے ۔ تو بجائے سنجیدگی کے ساتھ اس غیب کی خبر پر غور کرنے کے یہ اعتراض کر دیا ۔ کہ نعوذ باللہ یہ خواب بعد میں بنا لیا گیا ہے ۔ اس کا جواب تو دیا جا چکا ہے ۔ اب یہ بتایا جاتا ہے ۔ کہ یہ اعتراض صرف مولوی ثناء اللہ صاحب نے ہی نہیں کیا ۔ بلکہ اخبار "پیغام صلح" کو بھی یہ دور کی سوجھ گئی ۔ چنانچہ "الہدیث" ۲۷ جولائی لکھتا ہے ۔ "معاصر پیغام صلح بھی ہمارے اس دعویٰ (کذبہ بعد الوقوع) کی تائید کرتا ہوا ۱۸ جولائی کی اشاعت میں صـ۳ پر رقمطراز ہے ۔ یہ خوابیں اور پیشگوئیاں بھی عجیب ہیں ۔ واقعہ جب ہو چکتا ہے ۔ تو اس کے بعد خواب اور پیشگوئی شائع ہوتی ہے ۔ یہ تو محض عوام کی ذہنیت سے ناجائز فائدہ اٹھانا ہے ۔ روحانیت نہیں ۔"

"اہلحدیث" اور "پیغام صلح" کے اعتراض کا جواب

مولوی ثناء اللہ صاحب اس بات پر خوش ہیں کہ "پیغام صلح" نے ان کی تائید کر دی ۔ اور ہم بھی خوش ہیں کہ اس تائید سے قرآن کریم کے اس ارشاد کی صداقت ایک بار اور واضح ہو گئی ۔ کہ تشابھت قلوبھم اس اعتراض کے ایک حصہ کا جواب تو گزشتہ پرچہ میں دیا جا چکا ہے کہ اس خواب کو واقعہ کے بعد ظاہر نہیں کیا گیا ۔ بلکہ خواب دیکھنے کے معاً بعد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ رویاء آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب سے بیان فرما دیا تھا ۔ کیونکہ حضور ان دنوں انہی کی کوٹھی پر فروکش تھے ۔ اور چوہدری صاحب نے بعض اور دوستوں بالخصوص ہز ایکسی لینسی وائسرائے ہند کے پرائیویٹ سیکرٹری سر لیتھویٹ سے اس کا ذکر کیا ۔ اور پھر سر لیتھویٹ نے خود حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کی زبان مبارک سے یہ رویاء سنا ۔ بعد میں جلسہ سالانہ کے موقع پر ہزاروں کے مجمع میں یہ خواب بیان کیا گیا ۔ اور ۱۹۴۱ء کے جلسہ سالانہ پر بھی اس کا حضور نے ذکر فرمایا ۔ اسقدر اشاعت کے بعد بھی اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے ۔ کہ یہ خواب بعد میں جب واقعہ ہو چکا شائع کیا گیا ۔ اور اس طرح عوام کی ذہنیت سے ناجائز فائدہ اٹھایا گیا ہے ۔ تو اس کے متعلق سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے ۔ کہ تعصب نے ان کی عقل کو سلب کر لیا ہے ۔

بعض رویاء کی عام اشاعت نہ کرنے میں حکمت

اب یہ بتایا جاتا ہے ۔ کہ گو ایسی خوابیں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ عموماً قبل از وقت بعض دوستوں کے سامنے بیان فرما دیا کرتے ہیں ۔ مگر بعض مصالح اور حکمتوں کی بناء پر بعض خوابوں کی عام اشاعت مناسب نہیں ہوتی ۔ یہ حکمتیں کیا ہیں ۔ ان کا ذکر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی زبان مبارک سے ہی سنئے ۔ حضور فرماتے ہیں :-

"بعض اور خوابوں سے جو میں نے دیکھی ہوئی ہیں ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ دنیا پر ایک خطرناک مصیبت کا وقت آ گیا ہے ۔ مگر ان خوابوں کا عام ذکر میں مناسب نہیں سمجھتا ۔ کیونکہ الٰہی علم قبل از وقت ہوتا ہے ۔ اور لوگ ان باتوں کو سن کر یہ خیال کر لیتے ہیں ۔ کہ ہمارے متعلق تخویف سے کام لیا جا رہا ہے ۔ اور بلاوجہ ڈرایا اور خوف زدہ کیا جا رہا ہے ۔ اسی لئے جس رویا یا الہام کے متعلق اللہ تعالےٰ خود نہ فرمائے کہ اسے ضرور شائع کرو ۔ غیر مامور کے لئے ضروری نہیں ہوتا ۔ کہ وہ اس رویاء یا الہام کو بیان کرے ۔ مامور کا الہام تو ایسا ہوتا ہے ۔ کہ اگر اسے حکم دیا جائے ۔ کہ اسے شائع نہ کرو ۔ یا اجازت دی جائے ۔ کہ اگر چاہو تو شائع کر دو ۔ اور اگر چاہو تو نہ شائع کرو ۔ تو ان دو صورتوں میں وہ اسے شائع نہ کرنے کا حق رکھتا ہے ۔ لیکن اگر اللہ تعالےٰ کی طرف سے الہام کی اشاعت کی ممانعت نہ ہو ۔ یا الہام کے ساتھ یہ اجازت نہ ہو ۔ کہ اگر چاہو تو اسے شائع کر دو ۔ اور اگر چاہو تو شائع نہ کرو ۔ تو اسے اس کا

اکسیر شباب

ہر غلطی اپنا اثر چھوڑتی ہے پس اصل تو یہ ہے ۔ کہ انسان میانہ روی اختیار کرے ۔ لیکن گزشتہ غلطی کا علاج کرنا ہی پڑتا ہے ۔ اور وہ علاج

"اکسیر شباب"

ہے ۔ اکسیر شباب نیا خون نیا جوش پیدا کر دیتی ہے ۔ قیمت تیس خوراک ۵ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ اس الہام کو شائع کرے۔ لیکن غیر مامور کو کسی الہام اور رؤیاء کے متعلق اگر خدا یہ حکم دے۔ کہ اُسے شائع کر دیا جائے تب تو وہ اس بات کا پابند ہوتا ہے۔ کہ اُسے شائع کرے۔ ورنہ وہ اس کی اشاعت یا عدم اشاعت کے متعلق کلی اختیار رکھتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی غیر مامور کے لئے یہ بھی ضروری ہوتا ہے۔ کہ جب وہ کسی رؤیاء یا الہام کو شائع کرے تو یہ بھی دیکھ لے۔ کہ وہ کسی مامور کے الہام یا حکم کے خلاف تو نہیں۔ کیونکہ مامورین کی وحی کے خلاف غیر مامور کا کوئی رؤیاء یا الہام درست تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ بہر حال اگر غیر مامور کو کسی خواب یا الہام کے متعلق یہ حکم نہ دیا جائے۔ کہ اسے ضرور شائع کرو۔ تو اسے اس بات کی اجازت ہوتی ہے۔ کہ اگر وہ چاہے۔ تو اُسے شائع کرے۔ اور اگر چاہے۔ تو نہ کرے۔ موجودہ جنگ کے متعلق گذشتہ ۹ نو ماہ میں اللہ تعالیٰ نے متواتر اور کثرت کے ساتھ مجھ پر غیب کی خبروں کا اظہار کیا ہے۔ مگر میں مناسب نہیں سمجھتا۔ کہ اُن کی عام اشاعت کروں۔ گو قریباً قریباً تمام رؤیاء اور کشوف میں بعض دوستوں کو بتا چکا ہوں۔ مگر ان کا عام اظہار میں اس لئے مناسب نہیں سمجھتا۔ کہ اس سے ملک میں بے چینی پیدا ہوگی۔ اور لوگ اسے تخویف اور انذار سمجھ کر یہ خیال کریں گے۔ کہ انہیں خواہ مخواہ مرعوب اور خوف زدہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی اُن کی عام اشاعت سے ممکن ہے حکومت کو بھی شکوہ پیدا ہو۔ اس لئے میں مناسب نہیں سمجھتا۔ کہ ان کو کھلے طور پر بیان کروں۔"

(الفضل ۱۸ر جون ۱۹۴۲ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ جواب کیسا صاف اور واضح ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔ کہ گو میں نے موجودہ جنگ سے تعلق رکھنے والے قریباً تمام رؤیاء و کشوف بعض دوستوں کو بتا دیے ہیں۔ مگر پھر بھی اُن کا عام اظہار اس لئے مناسب نہیں سمجھتا۔ کہ ملک میں بے چینی پیدا ہوگی۔ اور ممکن ہے۔ کہ ان کی عام اشاعت سے حکومت کو بھی شکوہ پیدا ہو۔ اور پھر بطور اصل آپ نے اس امر کو بھی واضح فرما دیا۔ کہ غیر مامور کے لئے اپنے رؤیاء و کشوف اور الہامات کی عام اشاعت ضروری نہیں ہوتی۔ سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اُسے حکم دیا جائے۔ کہ وہ اپنے فلاں رؤیاء یا فلاں الہام کو ضرور شائع کرے۔

اس جواب سے اُمید ہے۔ معاصر "پیغام صلح" اور "اہلحدیث" دونوں پر یہ امر واضح ہو جائے گا۔ کہ جنگ سے تعلق رکھنے والے خوابوں کی عام اشاعت حضور قبل از وقوع کیوں مناسب نہیں سمجھتے۔ اگر حضور اپنا کوئی خواب کسی شخص کے پاس بھی بیان نہ کریں۔ تب بھی مومنوں کیلئے تو حضور کا صرف اتنا کہنا ہی کافی ہے۔ کہ میں نے ایسا خواب دیکھا تھا۔ مگر منکرین کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ خواب بعد میں بنا کر عوام کی ذہنیت سے نعوذ باللہ ناجائز فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ لیکن جبکہ حضور اس قسم کے قریباً تمام رؤیاء اپنے بعض دوستوں سے بیان فرما چکے ہیں۔ تو اس کے بعد بھی "اہلحدیث" اور "پیغام صلح" کا یہ اعتراض کرنا۔ کہ واقعہ جب ہو چکتا ہے۔ تو اس کے بعد خواب اور پیشگوئی شائع ہوتی ہے۔" محض ہٹ دھرمی اور صداقت کا بلا وجہ انکار کرنا نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

سیرالیون (افریقہ) میں تبلیغ احمدیت

تبلیغی دورہ

۱۲ر شہادت کو خاکسار باڈ ماہوں سے چار طلباء کے ہمراہ جو میرا سامان اٹھائے ہوئے تھے۔ مونگیری کی طرف روانہ ہوا۔ مونگیری میں قائم مقام پیرامونٹ چیف سے جو احمدیت کا سخت مخالف ہے ملاقات ہوئی۔ ملکی رسم و رواج کے مطابق مونگیری سے گذرتے وقت میرا اس سے ملنا ضروری تھا۔ بوجہ احمدیت اس نے باڈ ماہوں کے احمدیوں کو حکماً کاشتکاری سے منع کر رکھا ہے۔ تاکہ احمدی بھوک کی وجہ سے یا مرتد ہو جائیں۔ یا اس کی ریاست سے نکل جائیں۔ وجہ یہ کہ احمدی لوگ اس ریاست کے باشندے نہیں۔ بلکہ باہر سے آکر آباد ہوئے ہیں۔ باڈ ماہوں کے لوگ انہیں زمین دینے کے لئے تیار ہیں۔ مگر چیف نے خفیہ طور پر سب کو منع کر رکھا ہے۔ میں اگر اس کے پاس جاؤں تو ٹھیرنے کے لئے مکان دے دیگا اور کھانا بھی مہیا کریگا۔ لیکن احمدیت کے متعلق کوئی بات سننے کے لئے نہ خود تیار ہوتا ہے۔ اور نہ کسی اور کا ہماری تبلیغ سننا اُسے منظور ہے۔ تبلیغی لیکچر کی تو کسی صورت میں اجازت نہیں۔ کسی احمدی سے مصافحہ نہیں کرتا۔ ابتداء میں اس نے چار آدمی خفیہ رپورٹوں کے لئے باڈ ماہوں میں رکھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک تو تبدیل ہو کر کہیں چلا گیا۔ دوسرا احمدی ہوگیا۔ تیسرا احمدی تو نہیں ہوا۔ لیکن ہمارے ساتھ بہت مانوس ہو گیا ہے۔ اور اپنی دو لڑکیاں اس نے ہمارے سکول میں تعلیم کے لئے بھیجاری ہیں۔ صرف چوتھا باقی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جو شخص احمدی ہو گیا ہے۔ اُسے چیف نے مونگیری بلا کر بہت گالیاں دیں۔ اور دھمکایا۔ اس شخص نے بعض دوسرے چیفوں کو بھی خراب کر رکھا ہے۔ اور گورنمنٹ کو بھی ہمارے خلاف بدظن کر رہا ہے۔

خاکسار اسی روز ایک دوست کی لاری پر مونگیری سے ماٹوٹو کا پہنچا۔ جہاں بفضلہ تعالیٰ احمدیت مضبوط ہو رہی ہے وہاں کے ایک مخلص نے موجودہ سال کا چندہ عام ۵ پونڈ ادا کیا۔ ہمارے دو مبلغ مسٹر عمر جاہ اور عبدالباری بہت محنت سے یہاں کام کر رہے ہیں۔

میں نے ۱۲ر کی شام اور ۱۳ر کی صبح کو یہاں کے احمدیوں کو وعظ و نصیحت کی۔ اور موجودہ خطرناک ایام کے پیش نظر مکمل اصلاح اور مضبوطی ایمان کی طرف توجہ دلائی۔ ۱۳ر کو خاکسار نے ماٹوٹو کا کے پیرامونٹ چیف سے ملاقات کی۔ ۱۴ر کو اسی غیر احمدی دوست کی لاری پر خاکسار ڈامبارا پہنچا۔ اور طلباء بھی اسباب لے کر اسی روز پیدل وہاں پہنچ گئے۔ میں نے ڈامبارا میں چار روز قیام

حبِ بسماک
ہر قسم کی کھانسی اور دمہ کا کامیاب علاج ہے۔ قیمت یکصد قرص عہ
جان ہے تو جہان ہے
دل و دماغ و اعصاب کی طاقت کیلئے جس کے بغیر زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔
حب جواہر عنبری
بے نظیر دوا ہے۔ قیمت ۸۰ گولیاں چار روپے (للعہ)
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)

ہر قسم کے بہترین ڈاکٹری اوزار و ہسپتال کی دیگر ضروریات کیلئے میسرز کیلکیس سرجیکل کمپنی کو لکھیں۔ جو کہ چیز کی عمدگی۔ پائیداری اور مضبوطی میں واحد احمدیہ فرم ہے۔ نمونہ جات اور فہرست کیلئے
میسرز کیلکیس اینڈ کمپنی پونچھ روڈ لاہور مینوفیکچررز اینڈ ایجنٹس کو لکھیں

حب جدوار
یہ گولیاں زکام۔ نزلہ۔ بلغمی کھانسی کیلئے بیحد مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ کی ۳۲ گولیاں
طبیہ عجائب گھر قادیان

کر کے پیرامونٹ چیف کے کورٹ ہال میں ایک لیکچر دیا۔ جس میں جملہ اہالیان کو اسلام اور احمدیت کی دعوت دی۔ اور انفرادی تبلیغ بھی کی۔ یہاں ہمارے دو مخلص احمدی ہیں۔ اللہ تعالے اُن کے اخلاص اور ایمان میں برکت دے ۱۷ کو خاکسار طلباء کے ہمراہ ڈاہیارا سے پیدل پہنچا۔ کچھ دن یہاں ٹھہرونگا ہر روز عیسائیوں اور غیر احمدیوں کو انفرادی تبلیغ کے لئے جاتا ہوں۔ پیرامونٹ چیف کے کورٹ ہال میں ایک پبلک لیکچر بھی دیا۔ احمدیہ لٹریچر لوگوں کو مطالعہ کے لئے دیتا ہوں۔ اور فروخت بھی کرتا ہوں۔ اس ملک میں فری ٹاؤن کے بعد بو سب سے اہم شہر ہے۔ اور ملک کے وسط میں واقع ہونے کے علاوہ یہاں کی ریلوں اور سڑکوں کا اہم ترین مرکز ہے۔ میرا ارادہ ہے۔ کہ فوراً احمدیہ مسجد اور دارالتبلیغ بنایا جائے اس کے لئے میں نے پیرامونٹ چیف اور ڈسٹرکٹ کمشنر کے ہاں درخواست دی ہے دعاؤں کی سخت ضرورت ہے۔ کہ اللہ تعالے مشکلات کو دور کر کے جلد از جلد یہ عمارتیں مکمل کرنے کی توفیق دے۔ مولوی محمد صدیق صاحب باڈ ماہوں میں اکیلے سکول اور تبلیغ و تربیت کا کام کر رہے ہیں۔ مسٹر عمر جاہ ماٹو کا کے بعد بعض اور علاقوں کا تبلیغی دورہ کریں گے۔

میں یہاں روزانہ انگریزی اور عربی کتب اور اشتہارات عیسائیوں اور مسلمانوں بلکہ یورپین افسروں تک میں تقسیم یا فروخت کرتا ہوں۔ اور جو کتب بوجہ کم تعداد میں ہونے کے بیچی نہیں جا سکتیں۔ عاریۃً لوگوں کو پڑھنے کیلئے دیتا ہوں۔ اللہ تعالے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ جنگ کی موجودہ حالت کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں جو خشیت پائی جاتی ہے۔ اس سے پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

۹۔ نو بیعتیں کی درخواست ہائے بیعت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ارسال کر رہا ہوں۔ اللہ تعالے جلد از جلد اس ملک کو احمدیت میں داخل کر دے۔

پہلے یہاں بو میں ۳۹ء میں بہت سے لیکچر دیئے تھے۔ جنکا بفضلہ بہت اچھا اثر تھا۔ اب کے بھی ۲۳ شہادت کو ایک لیکچر دیا۔ چیف اگرچہ عیسائی ہے۔ مگر احمدیت کا بہت مداح ہے اسیطرح اسکے اکثر جانشین بھی

نذیر احمد عفی عنہ مبلغ انچارج سیرالیون

مسجد احمدیہ لیگوس (افریقہ) کی تعمیر کیلئے چندہ کی تحریک

برادران جماعت احمدیہ کو معلوم ہے۔ کہ لیگوس علاقہ نائیجیریا (مغربی افریقہ) میں مسجد تعمیر کرنے کے واسطے ایک عرصہ سے کوشش ہو رہی ہے۔ جس کی امداد کے واسطے چندہ کی تحریک حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ علاقہ مذکور کی طرف سے بذریعہ نظارت ہذا اخبار "الفضل" میں شائع ہو چکی ہے۔ اور قبل ازیں اس فنڈ میں بقدر اڑہائی ہزار روپیہ کے چندہ بھی فراہم ہو کر بھیجا جا چکا ہے۔ احباب یہ سنکر خوش ہونگے۔ کہ اس مسجد کے واسطے ایک قطعہ زمین جس پر ایک ایسی عمارت بھی موجود ہے۔ کہ اس کو مناسب ترمیم کے بعد بطور مسجد کے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ قریباً آٹھ ہزار روپیہ سے خریدا گیا ہے۔ جس پر قریباً ایک ہزار روپیہ مزید خرچ ہوگا۔ اس وقت تک جماعت لیگوس نے بقدر دو ہزار روپیہ کے قرضہ اٹھا کر اور باقی روپیہ مقامی احباب سے فراہم کر کے یہ قطعہ زمین حاصل کیا ہے۔ لیکن اس قرضہ کی ادائیگی اور مزید تعمیری کام کے واسطے اُن کو روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے اُن کی طرف سے احباب جماعت کی خدمت میں اپیل کی جاتی ہے۔ کہ فراخ حوصلگی اور ہمت سے کام لے کر اس کار خیر میں حصہ لیکر ثواب حاصل کریں۔ اور ہمارے افریقی بھائیوں نے ایک دور افتادہ ملک میں اعلاء کلمۃ اللہ کے واسطے جو خانۂ خدا تعمیر کرنے کا عزم اور ارادہ کیا ہے۔ اس کی تکمیل میں اُن کی امداد کر کے فلاح دارین حاصل کریں۔

به بذلِ مال در راہش کسے مفلس نمیگردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

(ناظر بیت المال)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کی فہرست اور اخبار "الفضل" کا خطبہ نمبر

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"میں اس چندے کے لئے کسی کو مجبور نہیں کرتا میں اُن کو مخاطب کر رہا ہوں جنکو اللہ تعالے نے توفیق عطا فرمائی ہوئی ہے۔ اور جو میری آواز پر لبیک کہنے میں سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالے کی طرف سے ثواب ہے۔ پس وہ جو مالی وسعت رکھتے ہیں میں اُن سے کہتا ہوں۔ کہ اپنی زندگی کے دن اچھے بنا لو اور ثواب کا جو یہ موقعہ ہے۔ اس سے فائدہ اٹھا کر اللہ تعالے کی رضا حاصل کرو۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس آواز پر کہ ۳۱ جولائی تک ادائیگی کرنے والے السابقون میں ہیں۔ اگر آپنے اپنا وعدہ ابھی پورا نہیں کیا۔ **تو فوری توجہ کر کے ۳۱ جولائی تک ادا فرماویں**۔ یاد رہے کہ جو لوگ ۳۱ جولائی تک اپنے وعدے کی رقم مرکز میں داخل کرینگے اُن کے نام اخبار "الفضل" کے کسی خطبہ نمبر میں شائع کئے جاویں گے۔ انشاء اللہ تعالے۔ جیسا کہ سال ہشتم کے وعدے "پورے کرنیوالوں کے نام گذشتہ "خطبہ نمبروں" میں شائع ہو چکے ہیں۔ چونکہ خطبہ نمبر اخبار "الفضل" سے حضور ایدہ اللہ تعالے کے کلمات طیبات پہنچتے ہیں۔ جن سے دلوں کے زنگ دور ہوتے اور خدا کی راہ میں قربانیوں کیلئے امنگ پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے ہر احمدی کو اخبار "الفضل" کا خطبہ نمبر اڑہائی روپیہ سالانہ قیمت پیشگی بھیجکر منگوانا چاہیئے۔ اسی میں اس کو "تحریک جدید" کی فہرست بھی مل جائیگی۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

B.7

ضرورت ہے

دفتر میک ورکس قادیان کے لئے ایک قابل اور محنتی کلرک کی ضرورت ہے۔ جو انگریزی میں کاروباری خط وکتابت اعلیٰ درجہ کی ڈرافٹ کر کے نہائت تیز رفتاری سے ٹائپ کر سکتا ہو۔ اس کے علاوہ بک کیپنگ اور فائیلنگ اور دیگر دفتری کام کا تجربہ رکھتا ہو۔ دیگر کوائف اور تنخواہ کا فیصلہ خود مل کر یا بذریعہ خط وکتابت فرما دیں۔

مینیجنگ پروپرائٹر

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں صرف نظر سے تعلق نہیں رکھتیں بیمر درد کے مریض سستی کے شکار اعصابی تکلیفوں کا شکار نہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے اُن کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس آج ہی

سرمہ ممیرا خاص

جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے۔ خریدیں قیمت فی تولہ ۱۲ چھ ماشہ ۶ تین ماشہ ۱۰

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

روزگار کے متلاشیوں کیلئے اچھا موقع

ضرورت ہے منشیوں کی اراضیات سندھ کیلئے

تنخواہ بیس روپے۔ قحط الاؤنس دو روپے والاؤنس غلہ گندم ایک من ماہوار گویا کل مبلغ ستائیس روپے۔ مستقل ہونے کی صورت میں گریڈ ۲۵-۱-۲۰ میٹرک پاس امیدوار جلد ترقی کر سکتے ہیں۔ مڈل پاس اور اچھے سمجھدار پرائمری پاس بھی درخواست کر سکتے ہیں۔ نہری علاقہ کے زمیندار امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی۔ تمام درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے آنی چاہئیں۔

سپرنٹنڈنٹ ایم۔ این سنڈیکیٹ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۸ جولائی۔ ایک روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ روسی فوجوں نے روسٹوف اور نووچرکاسک کے شہر خالی کر دیے ہیں۔ نووچرکاسک روسٹوف سے ۲۰ میل شمال مشرق میں واقع ہے۔ یہ شہر دشمن کا سخت مقابلہ کرنیکے بعد خالی کئے گئے ہیں۔ برلین ریڈیو نے ان شہروں کے محافظین کی بہت تعریف کی ہے۔ اسنے بیان کیا ہے کہ روسٹوف کے شہر تک پہنچنے کے لئے جرمن ٹینکوں کو تین خندقوں میں سے گذرنا پڑا۔ اور بہت نقصان اٹھانا پڑا۔ جرمن دریائے ڈان کے جنوبی کنارے پر پاؤں جمانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں اور نقصان کی پروا کئے بغیر حملے کر رہے ہیں۔

قاہرہ ۲۸ جولائی۔ مصر کی جنگ میں کئی دنوں سے جو تعطل پیدا ہو چکا تھا۔ وہ اس طرح دُور ہو گیا کہ اتحادی فوجوں نے شمالی محاذ پر حملہ کر دیا۔ اور کچھ آگے بھی بڑھیں یہ حملہ صبح کے تین بجے شروع کیا گیا۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے طبروق پر زوردار حملے کئے۔ اور پیٹرول کو نقصان پہنچایا۔

لنڈن ۲۸ جولائی۔ دشمن نے مالٹا پر پھر حملہ کیا۔ جس میں اس کے پانچ ہوائی جہاز گرا لئے گئے۔ اور کئی ایک کو سخت نقصان پہنچایا گیا۔ جزیرہ کو بہت تھوڑا نقصان پہنچا۔ یکم جولائی سے آجتک دشمن اس جزیرہ پر ۱۵۰ حملے کر چکا ہے۔

لنڈن ۲۸ جولائی۔ اتحادی طیاروں نے جرمنی میں شمال مغربی صنعتی علاقہ پر پھر حملہ کیا۔ اور دو ہوائی جہاز واپس نہ آسکے۔ یکشنبہ کی رات کو ہمبرگ پر جو حملہ کیا گیا تھا۔ اس کے دوران میں اتحادی ہوائی جہازوں نے ایک منٹ میں پانچ ہزار کے حساب سے مسلسل ایک گھنٹہ تک آتش افروز بم پھینکے۔ اور اس کے بعد بھاری بم گرائے۔ دشمن کا بہت نقصان ہوا۔ برطانی ایئر مارشل نے اس حملہ کی کامیابی پر ہوابازوں کو مبارکباد کا پیغام ارسال کیا ہے۔

لنڈن ۲۸ جولائی۔ کل مسٹر ایمری وزیر ہند نے پھر اعلان کیا۔ کہ برطانیہ جلد از جلد برما روڈ کو کھولنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ تا ہمارے چینی دوستوں کو پوری پوری مدد مل سکے۔ جونہی حالات سازگار ہوئے۔ اسے جاری کر دیا جائیگا۔

لنڈن ۲۸ جولائی۔ واشنگٹن میں نیوزی لینڈ کا سفیر یہاں آیا ہوا ہے۔ آج اس نے ایک بیان میں کہا کہ یہاں میرے تین کام ہیں۔ اول یہ کہ برطانیہ کی حکومت اور پبلک پر بحرالکاہل کی لڑائی کی اہمیت کو واضح کردوں۔ دوسرے یہ کہ دیکھوں کہ یہاں لڑائی کا سامان کس طرح تیار ہو رہا ہے۔ اور تیسرے برطانی مدبرین کے ساتھ جنگ کے بعد کی صورت حالات پر تبادلۂ خیالات کروں۔

ملبورن ۲۸ جولائی۔ آسٹریلیا کے وزیر جنگ دس روز تک فوجوں کا معائنہ کرنیکے بعد دارالسلطنت میں واپس پہنچے ہیں۔ آپ نے ایک بیان میں کہا کہ فوجی تیاری کے لحاظ سے آسٹریلیا میں گذشتہ بارہ ماہ میں جو کام ہوا ہے۔ اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ اس وقت ہماری فوجیں اس قابل ہیں۔ کہ اگر کوئی دشمن حملہ کرے۔ تو اس کے دانت کھٹے کر سکیں۔

دہلی ۲۸ جولائی۔ حکومت ہند نے ان تمام مشینوں وغیرہ کا بیمہ کرانا ضروری قرار دیا ہے۔ جو کانوں میں زمین کے اُوپر کام کر رہی ہیں۔ بجلی پیدا کرنے والی کلوں کا بیمہ بھی ضروری قرار دیا گیا ہے۔

دہلی ۲۷ جولائی۔ سر سٹیفورڈ کرپس کے بیان کے بارہ میں آج صدر کانگرس مولانا آزاد نے ایک بیان میں کہا۔ کہ سر موصوف نے کانگرس کے ریزولیوشن کو غلط رنگ میں پیش کیا ہے۔ اور گاندھی جی کی تحریروں سے بعض فقرات پر حصر کر لیا ہے۔ جو لوگ جنگ کے دوران میں کانگرس کی اس تحریک کو غیر معقول بتاتے ہیں۔ وہ یہ بھی تو سوچیں کہ آزاد ہندوستان اپنی تمام طاقت اتحادیوں کی مدد پر لگا دینے کی پیشکش کرتا ہے۔ ہمارا مقصد جنگی کوششوں میں روکاوٹ ڈالنا ہرگز نہیں ہے۔ امریکہ اگر آزادی کی گارنٹی دے تو ہم مدد کے لئے تیار ہیں۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ممبر ڈاکٹر سید محمود نے ایک بیان میں کہا۔ کہ سر کرپس کے بیان نے ہندوستان میں سمجھوتہ کرانے والوں کی پوزیشن کو اور بھی خراب کر دیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ وہ اپنے مشن کی ناکامی پر بوکھلا سے گئے ہیں۔ پنڈت نہرو صاحب نے ایک بیان میں کہا۔ کہ سر کرپس سے زیادہ کسی انگریز نے برطانیہ اور ہندوستان کے تعلقات خراب نہیں کئے۔ وہ گمراہ کن بیان دے کر وکالت کے جوہر دکھا رہے ہیں۔

لاہور ۲۷ جولائی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت تمام ضلع میں بعض قیمتیں مقرر کر دی ہیں۔ لکڑی کا کوئلہ ۲/۸/- من۔ مٹی کا تیل -/۴/- بوتل۔ سوڈا کاسٹک سالڈ تھوک -/۸/۲۳ فی ڈرم وزنی ہنڈرڈ ویٹ اور پرچون -/۱۰/- فی سیر ہوگا خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا اعلان کیا گیا ہے۔

لائلپور ۲۷ جولائی۔ گندم ڈرہ ۵۹۱ ۴/۱۲/۵ -/-/۵ روپیہ۔ نخود ۴/۹/۵ توریہ -/-/۱۷ روئی دیسی -/۹/۱۴ گھی -/-/۶۷ بمبئی میں سونا -/۸/۵۲ چاندی -/۱۵/۸۳ پونڈ -/۸/۳۹

کراچی ۲۷ جولائی۔ دریائے سندھ میں طغیانی کا زور کم ہو گیا ہے۔ مگر اس وقت تک دو لاکھ ایکڑ سے زیادہ علاقہ پانی میں ڈوبا ہوا ہے اور ساٹھ ہزار اشخاص بے خانماں ہو چکے ہیں۔ ان کے لئے خوراک کپڑا۔ اور دوائیوں کا انتظام حکومت کی طرف سے کیا جا رہا ہے۔

سرگودھا ۲۷ جولائی۔ دریائے جہلم میں بھی زبردست طغیانی آئی ہوئی ہے۔ پانی دریا سے نکل کر کئی میل تک پھیل گیا ہے اور ابھی پانی کا زور بڑھ رہا ہے۔ درجنوں دیہات پانی میں گھرے ہوئے ہیں۔ دیہاتی سخت تکلیف میں ہیں۔ مال مویشی بھوکے مر رہے ہیں۔

لاہور ۲۷ جولائی۔ دریائے راوی میں پانی بڑھ رہا ہے۔ دونوں جانب قریباً ایک ہزار مربع میل اراضی زیر آب ہے۔ دو درجن گاؤں پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ لاہور اور گوجرانوالہ کے مابین جرنیلی سڑک بند ہو گئی ہے۔ بہت سے مکانات بھی گر چکے ہیں۔ نواحی اضلاع میں بھی سیلاب کا پانی بھی پھیل رہا ہے۔

الہ آباد ۲۷ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر راجگوپال اچاریہ جب مسٹر جناح سے ملے تو لیگ اور کانگرس میں سمجھوتہ کے لئے پنڈت نہرو کا تیار کردہ ایک فارمولا ساتھ لے گئے تھے۔ مگر مسٹر جناح نے اسپر اس وقت تک غور کرنے سے انکار کر دیا جبتک کہ وہ کانگرس کی طرف سے باقاعدہ پیش نہ ہو۔ کہا جاتا ہے کہ اب کانگرس باضابطہ طور پر یہ فارمولا مسٹر جناح کو بھیجے گی۔ اور ممکن ہے۔ چند روز میں بات چیت شروع ہو جائے۔

شملہ ۲۷ جولائی۔ کالکا کے نزدیک ریل موٹر پر ڈاکہ ڈالنے کے الزام میں پولیس نے ایک بنگالی نوجوان کو گرفتار کیا ہے۔ جسے کالکا لے جایا گیا ہے۔

لنڈن ۲۷ جولائی۔ برطانیہ کے لیبر منسٹر مسٹر بیون نے ایک تقریر میں مزدوروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ مجھ سے دوسرے محاذ کی بالکل بات نہ کرو۔ جو لوگ دوسرے محاذ کا نعرہ لگاتے ہیں۔ وہ پھوٹ ڈالنا چاہتے ہیں۔ آپ نے اس یقین کا اظہار کیا کہ جرمنی رُوس کو کچل نہیں سکے گا۔

دہلی ۲۷ جولائی۔ امریکن اخباروں کے نمائندوں سے مولانا آزاد نے کہا۔ کہ اگر برطانیہ ہندوستان کی آزادی کا حق تسلیم کرے۔ تو ۲۴ گھنٹہ کے اندر اندر مختلف پولیٹیکل پارٹیاں مل کر ایک عارضی گورنمنٹ قائم کر لینگی۔

امرتسر ۲۷ جولائی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے تمام ضلع میں مٹی کے تیل کی قیمت -/۴/- فی بوتل مقرر کر دی ہے۔

لنڈن ۲۷ جولائی۔ اخبار ابزرور نے لکھا ہے کہ تین ہفتوں میں جرمن رُوس کے ساٹھ ہزار مربع میل رقبہ پر قابض ہو چکے ہیں۔ اور روسٹوف پر قبضہ کے بعد روسی ایک اور ایسے اہم صنعتی اور معدنی علاقہ کو کھو بیٹھے ہیں جو انگلینڈ اور ویلز کے برابر ہے۔

قاہرہ ۲۸ جولائی۔ مصر کے شمالی محاذ پر اتوار کی شب کو اتحادی فوجوں کے حملے سے جو لڑائی شروع ہوئی تھی وہ آج بھی جاری ہے۔ دونو طرف کی توپیں آگ اگل رہی ہیں اور اتحادی طیارے اپنی فوجوں کو قابل قدر مدد دے رہے ہیں۔

ماسکو ۲۸ جولائی۔ آج روسٹوف سے ایک سو میل شمال مغرب کو ایک شہر کے پاس سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ جرمنوں نے اس علاقہ میں ڈان کو پار کر لیا ہے اور بڑی تعداد میں کاکیشیا میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ڈان اور والگا کے درمیان سٹالن گراڈ ہے اور اس سے ۵۰ میل مغرب کو لڑائی ہو رہی ہے۔ ورونیش کے آس پاس دشمن سخت مقابلہ کر رہا ہے۔ مگر روسی آگے بڑھ رہے ہیں۔ بہت سے روسی دستے ڈان کو پار کر کے مغربی کنارے پر جا پہنچے ہیں۔

لنڈن ۲۸ جولائی۔ گذشتہ شب دشمن کے ہوائی جہازوں نے انگلستان پر کچھ زیادہ سرگرمی دکھائی۔ مڈلینڈز اور مشرقی علاقہ میں کچھ جانی و مالی نقصان ہوا۔ لنڈن کے علاقہ پر کچھ آتش افروز بم پھینکے گئے۔ دشمن کے آٹھ طیارے گرا لئے گئے۔ شیربرگ کے پاس برطانی ہلکے گشتی جہازوں نے دشمن کے دو مسلح جہازوں پر حملہ کر کے ایک کو ڈبو دیا۔ دوسرے کو سخت نقصان پہنچایا۔ مگر وہ دھوئیں کے بادلوں میں بچکر نکل گیا۔

لنڈن ۲۸ جولائی۔ چند روز ہوئے نیوگنی میں جو جاپانی فوج اتری تھی اسکے ساتھ موریسبی اور بونا کے درمیان اتحادی فوج کا تصادم ہوا ہے جاپانی فوج ابتک ۵۵ میل آگے بڑھ چکی ہے۔ اتحادی طیارے دشمن کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں۔ انہوں نے دشمن کے گولہ بارود کے ایک بڑے ذخیرہ کو اڑا دیا۔ جاپانی اڑن کشتیوں نے کوئنزلینڈ تک پہنچنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکیں۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی)